بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۴۲

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ... عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	یکم احسان ۱۳۴۷ھ ش	۲ صفر ۱۳۸۸ھ یکم جون ۱۹۶۸ء	نمبر ۱۱۸

اخبار احمدیہ

•۔ ربوہ ۳۱ مئی ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

•۔ ربوہ ۳۱ مئی ۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو ابھی ٹانگ میں درد کی تکلیف ہے۔ نیز معدہ میں بھی درد ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین۔

•۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد پرنسپل احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج غانا نے اطلاع دی ہے کہ ان کے لڑکے عزیز محمد منور کے پاؤں پر چوٹ لگ گئی تھی علاج کے باوجود زخم بڑھتا گیا۔ اب پاؤں کا اپریشن کروایا گیا ہے۔ دوستوں سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ بچے کو جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

•۔ مکرم پیر فیض احمد صاحب کیمبل پور کے متعلق ان کے فرزند ریاض احمد نسیم نے منگلا کالونی سے اطلاع دی ہے۔ کہ آپ اکثر بیمار رہتے ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مکرم پیر صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

تعلیم القرآن کلاس کے لئے فوراً نام بھجوائیں

یکم جولائی سے فضل عمر تعلیم القرآن کلاس ایک ماہ کے لئے جاری ہو رہی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس کا افتتاح فرمائیں گے۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ جلد از جلد اپنے اپنے نمائندوں سے اطلاع دیں تا ان کی منظوری کا اعلان کیا جائے۔ ایسے تمام نمائندگان کے قیام و طعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوگا۔

ابو العطاء جالندھری

نائب ناظر اصلاح و ارشاد شعبہ تربیت

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمدنی اور اتحادی حالت کو قائم رکھنے کے واسطے ایک امام کا ہونا ضروری ہے

امام کی اتباع اور پیروی کے بغیر انسان بھٹک بھٹک کر ہلاک ہو جاتا ہے

"قرآن شریف میں جو یہ آیت آئی ہے اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ یہ آیت نبوت اور امامت کے مسئلہ کو حل کرنے کے واسطے بڑی معاون ہے۔ اونٹ کے عربی زبان میں ہزار کے قریب نام ہیں اور پھر ان ناموں میں سے اِبِل کے لفظ کو جو لیا گیا ہے۔ اس میں کیا سر ہے؟ کیوں اِلَی الْجَمَلِ بھی تو ہو سکتا تھا۔

اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ جمل ایک اونٹ کو کہتے ہیں اور ابل اسم جمع ہے۔ یہاں اللہ تعالےٰ کو چونکہ تمدنی اور اجماعی حالت کا دکھانا مقصود تھا اور جَمَل میں جمع ایک اونٹ پر بولا جاتا ہے یہ فائدہ حاصل نہ ہوتا تھا اس لئے ابل کے لفظ کو پسند فرمایا۔ اونٹوں میں ایک دوسرے کی پیروی اور اطاعت کی قوت رکھی ہے۔ دیکھو اونٹوں کی ایک لمبی قطار ہوتی ہے۔ اور وہ کس طرح پر اس اونٹ کے پیچھے ایک خاص انداز اور رفتار سے چلتے ہیں اور وہ اونٹ جو سب سے پہلے بطور امام اور پیشرو کے ہوتا ہے وہ ہوتا ہے جو بڑا تجربہ کار اور راستہ سے واقف ہو۔ پھر سب اونٹ ایک دوسرے کے پیچھے برابر رفتار سے چلتے ہیں اور ان میں سے کسی کے دل میں برابر چلنے کی ہوس پیدا نہیں ہوتی جو دوسرے جانوروں میں ہے جیسے گھوڑے وغیرہ میں۔ گویا اونٹ کی سرشت میں اتباع امام کا مسئلہ ایک مانا ہوا مسئلہ ہے اسی لئے اللہ تعالےٰ نے اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کہہ کر اس مجموعی حالت کی طرف اشارہ کیا ہے جبکہ اونٹ ایک قطار میں جا رہے ہوں۔ اسی طرح پر ضروری ہے کہ تمدنی اور اتحادی حالت کو قائم رکھنے کے واسطے ایک امام ہو۔

پھر یہ بھی یاد رہے کہ یہ قطار سفر کے وقت ہوتی ہے۔ پس دنیا کے سفر کو قطع کرنے کے واسطے جب تک ایک امام نہ ہو انسان بھٹک بھٹک کر ہلاک ہو جاوے۔ پھر اونٹ زیادہ بارکش اور زیادہ چلنے والا ہے اس سے صبر و برداشت کا سبق ملتا ہے۔ پھر اونٹ کا خاصہ ہے کہ وہ لمبے سفروں میں کئی کئی دنوں کا پانی جمع رکھتا ہے غافل نہیں ہوتا۔ پس مومن کو بھی ہر وقت اپنے سفر کے لئے تیار اور محتاط رہنا چاہیئے اور بہترین زاد راہ تقویٰ ہے۔ فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۳۳/۱۳۴)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم جون ۱۹۶۷ء

روحانی انقلاب کس طرح برپا ہو سکتا ہے

(۲)

قرآن کریم نے اعمال صالحہ سے پہلے ایمان کی شرط لگائی ہے۔ جہاں بھی اعمال صالحہ کی تلقین کی گئی ہے۔ پہلے ایمان کا ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ ہمیشہ قرآن کریم میں اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ہی آتا ہے۔ اس لئے روحانی انقلاب لانے کے لئے سب سے پہلی ضرورت ایمان بالغیب۔ ایمان بالرسالت اور ایقان بالآخرت کی ہے۔ جب تک یہ چیزیں انسان میں پیدا نہ ہوں اعمال صالحہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اس لئے پہلے ہم کو وہ طریقہ معلوم کرنا چاہئے جس سے ایمان پیدا ہوتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہم وہی کام کامیابی سے سرانجام دے سکتے ہیں۔ جس پر ہمیں پورا اعتماد ہوتا ہے اور کسی چیز پر پورا اعتماد اس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہم اس کا تجربہ اور مشاہدہ نہ کرلیں۔ مثلاً ہم روٹی کھاتے ہیں تو ہمیں پورا اعتماد ہوتا ہے کہ روٹی کھانے سے بھوک دور ہو جائیگی کیونکہ ہمارا تجربہ بھی ہے۔ اور ہم دوسروں کے مشاہدہ سے بھی جانتے ہیں کہ کھانا بھوک کو دور کردیتا ہے۔

الغرض جس طرح مادی باتوں میں پورے اعتماد کی ضرورت ہے۔ اسی طرح روحانی باتوں میں بھی پورے اعتماد کی ضرورت ہے۔ اور جس طرح مادی معاملات میں پورا اعتماد تجربہ اور مشاہدہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح روحانی معاملات میں بھی تجربہ اور مشاہدہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاکہ ہم سے اعمال صالحہ سرزد ہوں۔ بے شک اس کے لئے بھی انتہائی کوشش کی ضرورت ہے۔ مگر روحانی تجربہ اور مشاہدہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر حاصل نہیں ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ

مادی چیزوں کو ہم حواس خمسہ سے محسوس کر سکتے ہیں۔ لیکن روحانی باتوں کو محسوس کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو طریقہ رکھا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہمارے حواس ان کو خود نہیں پا سکتے۔ البتہ اللہ تعالیٰ خود ہمارے حواس پر نازل ہوتا ہے۔ چنانچہ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سلسلہ رسالت مقرر فرمایا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کسی بندے کو چن لیتا ہے۔ اور اس پر اپنی وحی نازل کرتا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسان میں وحی قبول کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ لیکن جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نہ نازل ہو۔ یہ صلاحیت کام نہیں کرتی۔ جس طرح آنکھ کا نور بغیر بیرونی روشنی کے کام نہیں کرتا۔

تاریخ مذاہب کو پڑھنے سے معلوم ہوجاتا ہے کہ روحانی انقلاب اسی وقت پیدا ہوتا رہا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا کوئی رسول کھڑا ہوتا رہا ہے۔ اسی لئے قرآن کریم نے ایمان بالغیب کے لئے ایمان بالرسالت کو لازمی قرار دیا ہے۔

وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ

آج بھی سنت اللہ کے مطابق روحانی انقلاب کوئی ایسا بندہ حق ہی پیدا کرسکتا ہے۔ جس کی راہ نمائی اللہ تعالیٰ خود ان طریقوں سے کرتا ہے۔ جو اوپر بیان ہوئے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس پر اپنا کلام نازل کرتا ہے۔ جس سے وہ اَنَا الْمَوْجُوْد کا ثبوت ہم پہنچاتا ہے۔ الغرض اسلامی معاشرہ پیدا کرنے کے لئے کوشش ضروری ہے۔ لیکن ایسا معاشرہ اسی وقت پیدا ہو سکتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی سنت کے مطابق روحانی انقلاب پیدا ہو۔ ورنہ اندھیرے میں ہاتھ پاؤں مارنے سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ محض تعلیمی نصاب بدلنے یا قانونی پابندیاں لگانے سے صرف م؟

حدیث النبی

جمعہ سے پہلے کی دو رکعتیں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ النَّاسَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَقَالَ اَصَلَّیْتَ یَا فُلَانُ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْکَعْ

ترجمہ۔ حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں آیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے۔ آپ نے پوچھا کیا تو نماز پڑھ چکا ہے۔ اس نے عرض کی نہیں۔ آپ نے فرمایا اٹھو دو رکعت نماز پڑھ لے

(بخاری کتاب الجمعہ)

قطعات

تہ محراب یہ راتیں کہاں تک؟
یہ دُزدیدہ ملاقاتیں کہاں تک؟
نقاب رخ اُٹھا کر سامنے آ
ورائے پردہ یہ باتیں کہاں تک؟

جہاں آئینہ ہے تو روبرو ہے
جدھر بھی دیکھتا ہوں تو ہی تو ہے
کبھی تیری قبا تاروں بھری رات
کبھی رخ پر نقاب رنگ و بو ہے

سید احمد اعجاز

"ظاہری حد تک تو کام ہو سکتا ہے۔ مگر ایسا کام دیرپا اور مستقل نتائج پیدا نہیں کرسکتا۔ جب تک کوئی اللہ تعالیٰ کا بندہ اٹھ کر ہماری روحوں اور ضمیروں میں انقلاب پیدا نہ کرے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"یاد رکھو کہ قلوب کی اصلاح اسی کا کام ہے جس نے قلوب کو پیدا کیا ہے۔ نرے کلمات اور چرب زبانیاں اصلاح نہیں کرسکتی ہیں بلکہ ان کلمات کے اندر ایک روح ہونی چاہیئے۔ پس جس شخص نے قرآن شریف کو پڑھا۔ اور اس نے اتنا بھی نہیں سمجھا۔ کہ ہدایت آسمان سے آتی ہے۔ تو اس نے کیا سمجھا؟

اَلَمْ یَاْتِکُمْ نَذِیْرٌ کا جب سوال ہوگا تو پتہ لگے گا۔ اصل بات یہ ہے کہ

خدا را بخدا تواں شناخت

اور یہ ذریعہ بغیر امام نہیں مل سکتا۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانوں کا مظہر اور اس کی تجلیات کا مورد ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ مَنْ لَّمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِہٖ فَقَدْ مَاتَ مِیْتَۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ۔ یعنی جس نے زمانہ کے امام کو شناخت نہیں کیا وہ جہالت کی موت مرگیا۔"

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۸ ۲۴ مئی ۱۹۰۵ء)

خلیفہ کا مقام اور اس کی اہمیّت

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریرات کی روشنی میں

(مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم۔ اے، ایم او، ایل۔ انچارج خلافت لائبریری ربوہ)

(۲)

۱۱۔ انسانی عقلیں اور تدبیریں خلافت کے تحت ہی کامیابی کی راہ دکھا سکتی ہیں۔

حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خواہ تم کتنے ہی عقلمند اور مدبّر ہو اپنی تدابیر اور عقلوں پر چل کر دین کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے جب تک تمہاری عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت نہ ہوں اور تم امام کے پیچھے پیچھے نہ چلو ہرگز اللہ تعالےٰ کی مدد اور نصرت تم حاصل نہیں کر سکتے۔ پس اگر تم خدا تعالیٰ کی نصرت چاہتے ہو تو یاد رکھو اس کا کوئی ذریعہ نہیں سوائے اس کے کہ تمہارا اُٹھنا، بیٹھنا، کھڑا ہونا اور چلنا اور تمہارا بولنا اور خاموش ہونا میرے ماتحت ہو۔"

(الفضل ۴ ستمبر ۱۹۳۷ء)

۱۲۔ خلیفہ کو عصمتِ صغریٰ حاصل ہوتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اطاعت جس طرح نبی کی ضروری ہوتی ہے ویسے ہی خلفاء کی ضروری ہوتی ہے۔ ہاں اِن دونوں اطاعتوں میں ایک امتیاز اور فرق ہوتا ہے اور وہ یہ کہ نبی کی اطاعت اور فرمانبرداری اس وجہ سے کی جاتی ہے کہ وہ وحیِ الٰہی اور پاکیزگی کا مرکز ہوتا ہے مگر خلیفہ کی اطاعت اس لئے نہیں کی جاتی کہ وہ وحی الٰہی اور تمام پاکیزگی کا مرکز ہوتا ہے بلکہ اس لئے کی جاتی ہے کہ وہ تنفیذِ وحی الٰہی اور تمام نظام کا مرکز ہے۔ اسی لئے واقف اور اہلِ علم لوگ کہا کرتے ہیں کہ انبیاءؑ کو عصمتِ کبریٰ حاصل ہوتی ہے اور خلفاء کو عصمتِ صغریٰ۔"

(الفضل ۱۷ فروری ۱۹۵۴ء)

نیز فرمایا:۔

"یہ تو ہو سکتا ہے کہ ذاتی معاملات میں خلیفۂ وقت سے کوئی غلطی ہو جائے لیکن ان معاملات میں جن پر جماعت کی روحانی اور جسمانی ترقی کا انحصار ہو اگر اس سے کوئی غلطی سرزد بھی ہو تو اللہ تعالیٰ اپنی جماعت کی حفاظت فرماتا ہے اور کسی نہ کسی رنگ میں اسے اس غلطی پر مطلع کر دیتا ہے۔ صوفیا کی اصطلاح میں اسے عصمتِ صغریٰ کہا جاتا ہے۔ گویا انبیاءؑ کو تو عصمتِ کبریٰ حاصل ہوتی لیکن خلفاء کو عصمتِ صغریٰ حاصل ہوتی ہے اور اللہ تعالےٰ ان سے کوئی ایسی غلطی نہیں ہونے دیتا جو جماعت کے لئے تباہی کا موجب ہو۔ ان کے فیصلوں میں جزئی اور معمولی غلطیاں ہو سکتی ہیں مگر انجامکار نتیجہ یہی ہوگا کہ اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا اور اس کے مخالفوں کو شکست ہوگی۔ گویا بوجہ اس کے کہ ان کو عصمتِ صغریٰ حاصل ہوتی ہے خدا تعالےٰ کی پالیسی بھی وہی ہوگی جو ان کی ہوگی۔ بے شک بولنے والے وہ ہوں گے، زبانیں انہی کی حرکت کریں گی، ہاتھ انہی کے چلیں گے، دماغ انہی کا کام کرے گا مگر ان سب کے پیچھے خدا تعالےٰ کا اپنا ہاتھ ہوگا۔"

(تفسیر کبیر سورۂ نور صفحہ ۳۷۶-۳۷۷)

۱۳۔ اللہ تعالیٰ خلیفۂ وقت کو اپنی صفات بخشتا ہے

حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ جس شخص کو خلافت پر کھڑا کرتا ہے وہ اس کو زمانے کے مطابق علوم بھی عطا کرتا ہے۔ اگر وہ احمق، جاہل اور بے وقوف ہوتا ہے ...... تو اس کے کیا معنے ہیں کہ خلیفہ خود خدا بناتا ہے۔ اس کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جب کسی کو خدا خلیفہ بناتا ہے تو اسے اپنی صفات بخشتا ہے۔ اگر وہ اسے اپنی صفات نہیں بخشتا تو خدا تعالےٰ کے خود خلیفہ بنانے کے معنی ہی کیا ہیں۔"

(الفضل ۲۲ نومبر ۱۹۵۰ء)

۱۴۔ خلفاء کا ادب و احترام ہی کامیابی کا ذریعہ ہے

فرمایا:۔

"شریعت وہ ہے جو قرآن کریم میں بیان ہے اور آداب وہ ہیں جو خلفاء کی زبان سے نکلیں۔ پس ضروری ہے کہ آپ لوگ ایک طرف تو شریعت کا احترام قائم کریں اور دوسری طرف خلفاء کا ادب و احترام قائم کریں۔ اور یہی چیز ہے جو مومنوں کو کامیاب کرتی ہے۔"

(الفضل ۴ ستمبر ۱۹۳۷ء)

۱۵۔ خلیفہ کی دعا ہی سب سے زیادہ قبول ہوتی ہے

حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ جب کسی کو منصبِ خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت کو بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے ...... میں جو دعا کروں گا وہ انشاء اللہ فرداً فرداً ہر شخص کی دعا سے زیادہ طاقت رکھے گی۔" (منصبِ خلافت صفحہ ۳۲)

۱۶۔ خلیفہ ہی دشمن کو زیر کرنے کا ذریعہ ہے

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعت کو خلیفہ کی کامل فرمانبرداری کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کو دیکھتے ہوئے میں انسانوں پر انحصار نہیں کر سکتا۔ اور تم بھی یہ نصرت اسی طرح حاصل کر سکتے ہو کہ اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھاؤ اور ایسا کرنے میں صرف خلیفہ کی اطاعت کا ثواب نہیں بلکہ موعود خلیفہ کی اطاعت کا ثواب تمہیں ملے گا۔ اگر تم کامل طور پر اطاعت کروگے تو مشکلات کے بادل اُڑ جائیں گے، تمہارے دشمن زیر ہو جائیں گے اور فرشتے آسمان سے تمہارے لئے ترقی والی نئی زمین اور تمہاری عظمت و سطوت والا نیا آسمان پیدا کریں گے لیکن شرط یہی ہے کہ کامل فرمانبرداری کرو۔"

(الفضل ۴ ستمبر ۱۹۳۷ء)

۱۷۔ بیعتِ خلافت کے بعد کوئی کام امام کی ہدایت کے بغیر نہیں ہونا چاہیئے

بیعت خلافت کے بعد مبایعین کی ذمہ داریاں بیان فرماتے ہوئے سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"جو جماعتیں منظم ہوتی ہیں ان پر کچھ ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں جن کے بغیر ان کے کام کبھی بھی صحیح طور پر نہیں چل سکتے ...... اِن شرائط اور ذمہ داریوں میں سے ایک اہم شرط اور ذمہ داری یہ ہے کہ جب وہ ایک امام کے ہاتھ پر بیعت کر چکے تو پھر انہیں امام کے منہ کی طرف دیکھتے رہنا چاہیئے کہ وہ کیا کہتا ہے اور اُس کے قدم اٹھانے کے بعد اپنا قدم اُٹھانا چاہیئے اور افراد کو کبھی بھی ایسے کاموں میں حصہ نہیں لینا چاہیئے جن کے نتائج ساری جماعت پر آ کر پڑتے ہوں کیونکہ پھر امام کی ضرورت اور حاجت ہی نہیں رہے گی .... امام کا کام مقام تو یہ ہے کہ وہ حکم دے اور ماموم کا مقام یہ ہے کہ وہ پابندی کرے۔"

(الفضل ۵ جون ۱۹۳۷ء)

۱۹۔ خلافت کی ناقدری فسق پر منتج ہوتی ہے

نعمتِ خلافت کی قدردانی کرنے کی تلقین فرماتے ہوئے حضور رضی اللہ عنہ تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

"ہم جو انعامات تم پر نازل کرنے لگے ہیں اگر تم ان کی ناقدری کروگے تو ہم تمہیں سخت سزا دیں گے۔ خلافت بھی چونکہ

ایک بھاری انعام ہے اس لئے یاد رکھو جو لوگ اس نعمت کی ناشکری کریں گے وہ فاسق ہو جائیں گے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ فسق کا فتویٰ انسان پر اسی صورت میں لگ سکتا ہے جب وہ روحانی خلفاء کی اطاعت سے انکار کرے۔"

(تفسیر کبیر سورہ نور ص ۳۷۰۔۳۷۴)

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مندرجہ بالا ارشادات سے خلیفہ کا مقام اور اس کی اہمیت عیاں ہے۔ خلیفۂ وقت کی بیعت کے بعد دوسرے تمام لوگوں کی اطاعتیں اور تمام قسم کی وفاداریاں صرف اسی وقت تک جائز سمجھی جا سکتی ہیں جب تک ان کی وجہ سے خلیفۂ وقت کی اطاعت سے انحراف نہ ہو۔ لیکن اگر واجب الاطاعت خلیفہ کے احکام اور ارشادات و تحریکات کے ساتھ کسی اور چیز کا مقابلہ پڑے تو پھر باقی تمام رشتوں اور تعلقات کا انقطاع اور تمام دوستوں اور محبتوں کا اختتام ہو جانا ضروری ہے۔ صرف اور صرف خلیفۂ وقت کی اطاعت ہی مومنین کے مدِنظر ہونی چاہیئے۔ کیونکہ بیعت کے بعد دراصل حقیقی رشتہ خلیفۂ وقت سے قائم ہونا چاہیئے اور باقی سب رشتے اسی کی خاطر ہونے چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو خلیفۂ وقت کا مقام اور اس کی اہمیت صحیح طور پر سمجھنے کی توفیق دے اور حقیقی اطاعت اور فرماں برداری کی روح ہمارے اندر پیدا کرے۔ (آمین)

(الفرقان خلافت نمبر ۱۹۶۷ء)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

افریقہ میں تبلیغِ اسلام اور جماعتِ احمدیہ

(مکرم نسیم سیفی صاحب سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ)

"جہاں نما" کے ۱۷ مئی ۱۹۶۷ء کے شمارہ میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کا ایک انٹرویو چھپا ہے جس میں آپ نے افریقہ میں تبلیغِ اسلام پر بھی اظہارِ خیال کیا ہے مودودی صاحب کو اس بات کا احساس ہے کہ عیسائی استعمار نے افریقہ میں سکولوں کے ذریعہ مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی کوشش کی تھی ہم اس جگہ ان کے علم میں اضافہ کے لئے یہ کہہ دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ اس صورتِ حال کو بھانپ کر احمدیہ جماعت نے آج سے چالیس پینتالیس سال قبل مغربی افریقہ میں مدارس کھولنے شروع کر دئے تھے۔ چنانچہ ۱۹۲۱ء میں نائیجیریا میں اور اس کے ایک دو سال بعد غانا میں اور چند سالوں بعد سیرالیون میں بھی سکول کھولے گئے احمدیہ جماعت کے سکولوں سے متاثر ہو کر دوسرے مسلمان بھائیوں نے بھی بعض علاقوں میں ایسی تنظیمیں قائم کیں جو سکولوں میں خاص دلچسپی لینے لگیں۔ چنانچہ نائیجیریا میں اب مسلمانوں کے سینکڑوں سکول موجود ہیں۔ مودودی صاحب نے کہا ہے کہ

"ان حالات میں افریقہ میں تبلیغِ اسلام کا مقصد یہاں سے چند مبلغین بھیجنے سے پورا نہیں ہو سکتا"

ظاہر ہے کہ یہ جماعتِ احمدیہ کے کام کی طرف اشارہ ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ یہ کام "سالہاسال کی کشمکش کے بعد پورا ہو سکتا ہے۔ لیکن سالہاسال کی کشمکش کا کوئی آغاز بھی تو ہو گا اور وہ آغاز اپنی ذات میں اتنا وسیع نہیں ہو سکتا جتنا کہ آہستہ آہستہ تدریجی طور پر کام کرتے رہنے سے سالہاسال کی کشمکش کے بعد ہو جانا چاہیئے۔

احمدیہ جماعت کے اِس وقت صرف مغربی افریقہ میں پندرہ سے زائد باقاعدہ تربیت یافتہ پاکستانی مبلغ۔ تین ڈاکٹر (تین احمدیہ ڈسپنسریوں کے انچارج) پچاس کے قریب مقامی مبلغ اور تیس کے قریب سیکنڈری سکولوں کے پاکستانی اساتذہ ہیں اور اس طرح کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے روز افزوں ترقی پر ہے۔

انگریزی زبان میں مغربی افریقہ سے تین اخبار جماعت کی طرف سے شائع ہوتے ہیں۔ انگریزی اور مقامی زبانوں میں لٹریچر کثرت سے شائع کیا جا رہا ہے بعض مقامی زبانوں میں قرآن مجید کے بعض حصے بھی شائع ہو چکے ہیں۔

مشرقی افریقہ میں بھی ہائی سکولوں کے اجراء کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔ سواحیلی زبان میں قرآنِ مجید کا ترجمہ مع نوٹس اور دیگر اسلامی کتب شائع کی جا چکی ہیں۔ ایک اخبار سواحیلی زبان میں شائع ہوتا ہے اور ایک انگریزی زبان میں۔

افسوس ہے کہ اس سارے کام کو تو ذہن میں رکھتے ہوئے مولانا صاحب نے یہ کہہ دیا کہ ان حالات میں افریقہ میں تبلیغِ اسلام کا مقصد یہاں سے چند مبلغین بھیجنے سے پورا نہیں ہو سکتا اور ان کا اپنا کام جس کو وہ نمایاں کرنا چاہتے ہیں صرف اتنا ہی ہے (وہ بھی اگر واقعی ہے تو) کہ "مشرقی افریقہ میں اس مقصد کے لئے ایک اسلامک سنٹر بھی قائم کر دیا گیا ہے"

ہم اسلام کی تبلیغ و ترقی کے لئے کی گئی ہر کوشش کی خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو قدر کرتے ہیں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ تمام ان لوگوں کے کاموں میں برکت ڈالے جو نیک نیتی کے ساتھ اسلام کی خدمت میں مصروف ہیں لیکن ہمارا یہ بھی تو حق ہے کہ دیگر احباب سے گزارش کریں کہ احمدیہ جماعت اسلام کی تبلیغ و ترقی کے لئے جو کام کر رہی ہے اسے تعصب کی نظر سے دیکھنے کی کوشش نہ کی جائے۔

"تکالیف کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"

ارشاداتِ عالیہ حضرت فضلِ عمر رضی اللہ عنہ

"ہمیں چاہیئے کہ قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہیں اور تیاری کرتے رہیں ورنہ وقت آنے پر فیل ہو جائیں گے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس لئے تکالیف کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ سادہ غذا کھاؤ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اسی طرح اپنے لباس کو سادہ بناؤ اور ضرورت سے زیادہ کپڑے نہ بنواؤ۔"

(الفضل ۱۲ جون ۱۹۳۵ء)

(مرسلہ وکالتِ دیوان تحریکِ جدید)

بول ہمیشہ میٹھا بول

(مکرم عبدالسلام صاحب اختر۔ ایم۔ اے)

میٹھے بول بہت انمول۔
بول ہمیشہ میٹھے بول
کھول اپنے دل کے در کھول۔
جو ہیں نہاں۔ وہ موتی رول
بات جو کر۔ تو سوچ کے کر۔
تول اگر۔ تو۔ پورا تول
سچ کو کوئی آنچ نہیں ہے۔
جھوٹ کا کھل جاتا ہے پول
مغرب کی تہذیب ہے۔ جیسے۔
پیتل پر سونے کا خول
عرش سے کوئی بول رہا ہے۔
اٹھ کر فطرت کے در کھول
سچی بات کو منہ پر کہہ دے۔
شہد کے رس کو زہر میں گھول
حق جب آئے تو اپنا لے۔
کرتا ہے کیوں ٹال مٹول
مانگنے والوں کے دنیا میں
خالی ہوتے ہیں کشکول
آ۔ پیمانِ عشق و وفا کر
لے سودا۔ یہ سستے مول

میں کیونکر احمدی ہوا

مکرم ماسٹر اللہ لوک صاحب احمدی ساکن موضع نارڈ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ نے اپنے احمدی ہونے کے مندرجہ ذیل حالات مجھے لکھوائے۔

(قریشی محمد حنیف قمر غلوی سائیکل سیاح نیو میرپور آزاد کشمیر)

میرا نام اللہ لوک ہے آغاز ۱۹۳۰ء کا ذکر ہے کہ یہ عاجز پرائمری سکول جودھالہ پسرور میں ٹیچر تھا۔ ان دنوں سکول ھذا میں تین ماسٹر۔ ایک ہندو۔ دوسرا عیسائی اور تیسرا یہ عاجز کام کرتے تھے۔ ہندو ماسٹر موضع جودھالہ کا ہی باشندہ تھا۔ اس کے باپ نے وہاں ایک دکان کھول رکھی تھی۔ اور اس کی دکان پر ایک نوجوان مسمی مہر دین ٹیلر موضع ڈسکہ گھمن کا باشندہ درزی کا کام کرتا تھا جو جاتے وقت رات کو اپنی مشین اور کپڑے دکان پر ہی رکھ جاتا تھا۔

ایک دن اُس کی مشین چوری ہو گئی۔ میں نے ہندو ماسٹر سے پوچھا۔ کہ اس درزی کی مشین کا کچھ پتہ چلا یا نہیں۔؟ اُس نے کہا کہ چونکہ وہ مشین اللہ دتا اُٹھوائی گئی ہے اس لئے پتہ کیا ملتا۔ میں نے وجہ دریافت کی تو اُس نے بتایا کہ یہ لڑکا مرزائی ہے اور ہر وقت بحث مباحثہ کرتا رہتا ہے۔ اسلئے انہوں نے اس کی مشین میرے والد کے مشورے سے اٹھوائی ہے تاکہ اس کا یہاں سے ٹھکانا اکھڑ جائے۔

میں نے جب یہ خبر سنی تو ایک دن اس درزی کو بلایا اور اس سے پوچھا۔ کہ بھائی یہ مرزائی فرقہ کونسا فرقہ ہے اس پر وہ مجھے احمدیت سے روشناس کرانے کے لئے کئی دن میرے پاس آتا رہا۔ میرے دانشکار دوست اس کی صحبت میں بیٹھنے سے مجھے منع کرتے رہے مگر جوں جوں وہ مجھے وفات مسیح وغیرہ کے متعلق قرآن مجید کے حوالے بتاتا گیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ثابت کرتا گیا۔ میرا شوق اور بڑھتا گیا اور میں نے اس کی صحبت کو ترک نہ کیا

ایک خواب

انہی دنوں میں میں نے ایک خواب دیکھا کہ میں شہر سیالکوٹ کے نالہ ایک کے پل کے پار محصول چونگی کے پاس جو پسرور روڈ پر واقعہ ہے۔ کھڑا ہوں۔ شام کا وقت ہے مغرب کی طرف آسمان پر مجھے بعد دیگرے چند اشخاص کے فوٹو نظر آئے۔ پھر یکلخت ظہر کا وقت نظر آنے لگا۔ اور میرے ساتھ وہی دو ماسٹر سکول والے کھڑے ہیں اور قلم

ایک میں بہت سے آدمی چھوٹے چھوٹے پتھر جھولیوں میں بھر کر شہر کی طرف پھینک رہے ہیں۔ میں نے کسی سے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے یہ لوگ پتھر کیوں پھینک رہے ہیں۔ جواب میں اس نے کہا۔ کہ آج مرزا صاحب کا جلوس شہر میں نکلنے والا ہے۔ یہ لوگ اس طرف پتھر پھینک رہے ہیں۔ میرے دل میں معاً یہ خیال پیدا ہوا کہ میں بھی یہ جلوس ضرور دیکھوں گا۔ دونو ماسٹروں کو بھی ساتھ لیا۔ جب ہم پل پر چڑھے تو عیسائی ماسٹر وہیں رُک کر کہنے لگا کہ پتھروں کی بارش میں جانا خطرناک ہے۔ میں تو نہیں جاؤں گا۔ تب میں اور ہندو ماسٹر آگے چلے گئے۔ جب پل عبور کر لیا تو ہندو ماسٹر بھی ایسا ہی کہکر وہیں رُک گیا۔ مگر میں انہیں یہ کہکر کہ میں تو خواہ کتنا ہی زخمی ہو جاؤں تا ضرور جاؤں گا اور آگے بڑھ گیا۔ جب اڈہ پسروریاں میں پہنچا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ بازار اور مکانوں کی چھتیں مردوں اور عورتوں کے ہجوم سے پٹی پڑی ہیں اور سب لوگ جلوس کے انتظار میں کھڑے ہیں۔ اتنے میں مغرب کی طرف سے جسطرف مسجد کبوتراں والی ہے (یہ مسجد مسجد احمدیہ ہے) ایک جلوس نمودار ہوا۔ پھر دوسرا جلوس آیا۔ تیسرے جلوس میں ایک بہت بھاری ہجوم مردوں پر سفید ٹوپیاں پہنے ہوئے نعرۂ تکبیر اللہ اکبر پڑھتے ہوئے آرہا ہے۔ درمیان میں ایک صاحب عمدہ سفید گھوڑے پر سوار ہیں۔ ان میں سے روشنی نکل رہی ہے۔ گویا کہ بجلی کے بلب ہیں۔ میں نے پوچھا۔ کہ یہ صاحب کون ہیں۔ تو مجھے بتایا گیا کہ یہی تو مرزا صاحب قادیان والے ہیں۔ پھر میری آنکھ کھل گئی

چونکہ ان واقعات اور خوابوں کے بعد میرا شوق اور بڑھتا جا رہا تھا۔ اس لئے دوستوں اور گھر والوں کے منع کرنے کے باوجود بھی قادیان کے جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء پر چلا گیا۔ جلسہ کے پہلے دن ہی جب تقریریں شروع ہوئیں تو جن اشخاص کے فوٹو میں نے خواب میں آسمان پر دیکھے تھے۔ چند ایک چہرے میں نے پہچان لئے جن میں ایک تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں اور دوسرے غالباً جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم مبلغ سلسلہ احمدیہ تھے۔

جب میں نے جلسہ کی تمام تقاریر کو غور سے سُنا تو دل میں بار بار یہی خیال آتا تھا۔ کہ اسلام ہے تو صرف یہاں ہی ہے مگر بغیر بیعت کرنے کے ہی واپس گھر چلا آیا میرے رشتہ دار دل میں ایک شور برپا ہو گیا اور مجھے لعن طعن کرنے لگے میں نے انہیں کہا۔ کہ مجھے تو دین اسلام وہیں نظر آتا ہے۔ گو ابھی میں نے بیعت نہیں کی۔ مگر مجھے ایک رہبر کی ضرورت ہے۔ اگر آپ کے نزدیک اس وقت کوئی اور بزرگ ہو جن سے مجھے کچھ روحانیت مل سکے تو ان کا نام بتائیں۔ اس پر ایک رشتہ دار میاں اللہ رکھا نے اپنے پیرو مرشد کی بہت تعریف کی اور انہیں کرامتی بتایا چنانچہ مجھے ساتھ لے کر موضع بڑیلہ شریف تحصیل و ضلع گجرات میں گئے۔ اور ان سے میری ملاقات کرائی۔ میں نے تمام واقعہ انکو کہہ سنایا۔ کہ مجھے رہبر کی ضرورت ہے میری نظر میں مرزا صاحب قادیان والے بہت بڑے بزرگ ہیں مگر میرے رشتہ دار اور خصوصاً آپ کے مرید اللہ رکھا نے آپ کی بہت تعریف کی ہے۔ اسلئے میں آپ کے پاس آیا ہوں تاکہ آپ کی بیعت کروں۔ مگر بیعت سے قبل چند ایک شکوک رفع کرنا چاہتا ہوں۔

سو پہلا شک تو یہ ہے۔ کہ آپ بتائیں۔ کہ کیا حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں ؟۔ جو کسی وقت زمین پر اتریں گے۔ یا وہ فوت ہو چکے ہیں۔ اس پر وہ کچھ ناراض ہو گئے۔ کوئی معقول جواب نہ دیا۔ بار بار یہی کہتے رہے۔ کہ تم کچھ عرصہ میری صحبت میں رہو۔ تمہاری تسلی کر دی جائے گی۔ اس وقت وفات مسیح ناصری کے متعلق مجھے کافی آیات قرآنی یاد تھیں۔ میرا چاہتا تھا۔ کہ اس پر وہ گفتگو کر کے تائید یا تردید کریں۔ مگر وہ اس کے لئے تیار نہ ہوئے میں نے دس پندرہ دن ٹھہرنے کا وعدہ کیا۔ اور زیادہ دن کی صحبت کے لئے میں نے پیر صاحب کو دعوت دے دی کہ آپ میرے مکان پر چل کر میرے پاس جتنا عرصہ چاہیں ٹھہریں۔ اور مجھے فیض پہنچائیں۔ میں آپ کا اور آپ کے ملنے والے مریدوں کا سارا خرچ برداشت کروں گا۔ تب انہوں نے پیچھا چھڑانے کے لئے یہ کہا کہ تم واپس چلے جاؤ۔ اگر مجھ میں طاقت ہوئی تو میں آپ کو خواب میں آکر ملوں گا۔ ان کا جواب سن کر میں اپنے گھر آگیا۔

ایک اور خواب

جب میں اپنے گھر آگیا تو ماہ اکتوبر میں (قریباً ایک ماہ بعد) خواب میں اپنے آپ کو ہیڈ مرالہ کے بند پر دیکھا ایک آدمی شیلی سی خاکی وردی پہنے ہاتھ میں چھڑی ہلاتے ہوئے میری طرف آیا اور السلام علیکم کے بعد کہا۔ کہ ماسٹر صاحب! مجھے اپنے ساتھ اپنے علاقہ میں لے چلو۔ میں نے پوچھا۔ کہ کس غرض کے لئے ؟ اُس نے کہا کہ چونکہ میں تھانیدار ہوں۔ لوگوں پر رعب ڈال کر کچھ پیسے کما لاؤں گا۔ اس پر میں نے اسے کہا۔ کہ کیا آپ کے پاس گورنمنٹ کی طرف سے تھانیداری کی کوئی سند ہے ؟ اس نے کہا کہ سند تو میرے پاس کوئی نہیں مگر پیسے کمانے کا ڈھنگ مجھے آتا ہے۔ اس پر میں نے اسے جواب دیا۔ کہ مصنوعی تھانیدار کو میں اپنے ساتھ ہرگز نہیں لے جانا چاہتا جاگ آجانے پر میں نے یہی تعبیر سمجھی کہ وہ پیر جس کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی سند نہیں ملی۔ میری بیعت اسلئے لینا چاہتا ہے کہ تا وہ میرے علاقہ میں مرید بنا کر اپنی آمدنی بڑھاسکے۔

۱۹۳۹ء میں پھر یہ عاجز جلسہ سالانہ قادیان کے لئے تیار ہوا تو میری والدہ صاحبہ مرحومہ نے میری اہلیہ کے بھائی مسمی میاں عمر دین صاحب امام مسجد موضع سندی پور ضلع گوجرانوالہ کو اپنے ساتھ لے جانیکو کہا تا کہ وہ واپس آکر قادیان کے جلسہ کے صحیح حالات سے آگاہ کرے اور ساتھ ہی مجھے تاکید کی کہ ابھی بیعت نہ کرنا۔

چنانچہ میں میاں عمر الدین صاحب کو ساتھ لے کر جلسہ سالانہ پر قادیان چلا گیا۔ اس سال سلور جوبلی منانے کا موقعہ تھا۔ واپسی پر میاں عمر الدین صاحب نے میری والدہ کو اور اپنی ہمشیرہ (میری اہلیہ) کو بتایا کہ "وہاں اسلام کے خلاف نہ تو میں نے کچھ دیکھا اور نہ ہی کوئی ایسی تقریر سُنی بلکہ تمام تقریریں اسلام کے حق میں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کرنے والی تھیں۔

۱۹۴۰ء میں میں اپنی والدہ محترمہ کو جلسہ سالانہ پر اپنے ساتھ لے گیا اور محلہ دارالفضل میں ایک دوست میاں شمس الدین صاحب کے گھر ہم ٹھہرے صبح میں مردانہ جلسہ گاہ میں چلا گیا اور والدہ صاحبہ زنانہ جلسہ گاہ میں پہنچ گئیں اور شام کو جب پھر واپس آکر قیام گاہ پر اکٹھے ہوئے تو میں نے والدہ صاحبہ سے دریافت کیا۔ کہ امی جان آپ کی کچھ تسلی ہوئی یا نہیں ؟ میری والدہ صاحبہ بولیں کہ اس کا جواب میں کل دوں گی اور میں تم کو بیعت کرنے سے نہیں روکتی۔ اگلے دن جلسہ کے اختتام پر والدہ صاحبہ ذرا دیر سے گھر آئیں۔ میں نے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا۔ کہ بس بیٹا! میں نے تو حضور کی بیعت کر لی ہے۔ اسی روز صبح میں نے بھی ان کے ساتھ

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کی رحلت پر

۲ تعزیتی قرار دادیں

جامعہ نصرت ربوہ

ہم سب پرنسپل، اساتذہ اور طالبات جامعہ نصرت ربوہ انتہائی رنج والم سے حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر اپنے دلی صدمہ کا اظہار کرتے ہیں۔

حضرت سید عبدالستار شاہ صاحب کی اولاد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہشتی خاندان کی بشارت دی تھی۔ حضرت شاہ صاحب گوناگوں صفاتِ جلیلہ کے مالک تھے آپ کا بچپن انتہائی پاکیزہ ماحول میں گذرا اور جوانی کے زمانہ میں بھی دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عملی نمونہ پیش کیا۔ آپ نے نوجوانی کی عمر ہی میں اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔ ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان بھی پاس نہیں کیا تھا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد اور منشاء کے مطابق آپ بلاد عربیہ تشریف لے گئے اور وہاں کئی سال قیام کر کے زبان عربی پر مکمل عبور حاصل کیا اور ساتھ ہی ساتھ اشاعت اسلام کا فریضہ انجام دیتے رہے۔

وہاں سے واپسی پر آپ نے ہر وقت کسی نہ کسی رنگ میں دین کی خدمت انتہائی جانفشانی سے جاری رکھی۔ اور آپ نظارت کے مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ آپ نے بہت سی کتب تصنیف فرمائیں۔

مرحوم شاہ صاحب نے ایک طویل بیماری بڑے ہی صبر و استقلال سے برداشت کی اللہ تعالےٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین۔

ہم محترم سید عبدالرزاق شاہ صاحب، حضرت شاہ صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ اور جملہ بچوں کی خدمت میں اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالےٰ تمام پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین اللھم آمین۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے اپنی تمام زندگی سلسلہ کی خدمت میں گذار دی۔ ادارہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے اساتذہ اور طلباء اس غم میں جو صرف ان کے اعزہ کا ہی نہیں بلکہ تمام جماعت کا ہے شریک ہیں اور خدا تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں کہ جہاں وہ ان کے اہل خانہ کو اس غم پر صبر کی توفیق بخشے وہاں جماعت میں محض اپنے فضل سے اس خلاء کو پر کرنے کے سامان پیدا کرے۔

محترم شاہ صاحب مرحوم و مغفور ہمارے ادارہ کے اولڈ بوائے تھے۔ انہیں تعلیم سے گہرا لگاؤ تھا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اسی بنا پر انہیں ۱۹۱۳ء میں عربی کی تعلیم مکمل کرنے کے لئے مصر روانہ فرمایا۔ آپ نے اُن کے انتخاب اور اعتماد کو اپنی محنت اور ذوق سے عملی رنگ میں درست ثابت کر دیا۔ اور اپنے قیام کے دوران مصر شام۔ لبنان اور فلسطین میں عربی زبان کی تعلیم مکمل کی۔ آپ کا مطالعہ بہت وسیع تھا اور آپ عربی کے بہترین ادیب تھے ہائی سکول کے طلباء سے آپ کو غیر معمولی محبت اور شفقت تھی بچوں کی نفسیات سے بہت جلد واقف ہو جاتے اُن کا تعلیم دینے کا طریقہ بہت آسان تھا۔ قادیان میں جن لوگوں نے آپ کا درس بخاری سنا ہے وہ اسے بھلا نہیں سکتے۔ آپ کا انداز بیان اتنا دلکش اور سادہ ہوتا کہ چھوٹی عمر کے بچے بھی بہت زیادہ تعداد میں درس میں شریک ہوتے تھے۔

آپ کی سیرت کا خلاصہ محنت استقلال۔ فدائیت اور سلسلہ اور خلیفہ کی ذات سے مثالی اخلاص میں مضمر ہے۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے آمین۔

(ہم ہیں اساتذہ و طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

آپ کی بچت
خود بخود بڑھتی ہے

مثلاً
۱۰۰ روپے سے ۱۸۰ روپے
۱۰۰۰ روپے سے ۱۸۰۰ روپے
۱۰،۰۰۰ روپے سے ۱۸،۰۰۰ روپے
شرط یہ ہے کہ آپ
ڈیفینس
سیونگز
سرٹیفکیٹس
میں روپیہ لگائیں
زیادہ سے زیادہ منافع
انکم ٹیکس میں رعایت

اگر آپ یہ سرٹیفکٹ پانچ برس تک اپنے پاس رکھیں گے تو منافع ۶ فیصد ملے گا۔
اور اگر مزید پانچ برس تک رکھیں گے تو منافع ۸ فیصد ہو جائے گا یعنی ۶ فیصد منافع اور مزید ۲ فیصد بونس۔
اس طرح دس برس میں آپ کے ۱۰۰ روپے ۱۸۰ ہو جائیں گے۔
انفرادی طور پر سرمایہ کاری ۲۵،۰۰۰ ہزار روپے تک
اجتماعی طور پر سرمایہ کاری ۵۰،۰۰۰ ہزار روپے تک
ادارے اس سے زیادہ رقم لگا سکتے ہیں۔
پراویڈنٹ فنڈ کے لئے کوئی حد مقرر نہیں۔
نامزدگی کی اجازت ہے۔

ڈیفینس سیونگز سرٹیفکیٹس

اسٹیٹ بینک آف پاکستان دیگر منظور شدہ بینکوں اور تمام ڈاکخانوں سے مندرجہ ذیل مالیتوں میں حاصل کئے جا سکتے ہیں
۵ روپیہ، ۱۰ روپیہ، ۵۰ روپیہ، ۱۰۰ روپیہ، ۵۰۰ روپیہ، ۱۰۰۰ روپیہ اور ۵۰۰۰ روپیہ

D F P 714/67

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر:- ۱۸۷۲۸

میں راشدہ باسط بنت عبدالباسط صاحب قوم راجپوت منہاس پیشہ طالب علمی عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۶ پیر ڈرگ کالونی ڈاک خانہ کراچی نمبر ۵ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ جنوری ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

۱- میری بالیاں طلائی ایک جوڑی وزن ۱/۲ تولہ قیمت -/۷۶ روپے ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

(۲) میں تعلیم حاصل کرتی ہوں اور مجھے میرے والد بزرگوار کی طرف سے مبلغ دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی۔

نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

نقد ۹ جنوری ۱۹۶۷ء دفتر اول -/۱ روپیہ)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

الامتہ: راشدہ باسط بقلم خود

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد:- میجر منظفر علی ولد عبدالغنی حال ۶/۲-۱۹۹ پی-ای-سی-ایچ-ایس کراچی ۲۹۔

مسل نمبر ۱۸۷۲۹

بشیر احمد حفیظ ولد چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب قوم جٹ بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قلعہ صوبا سنگھ ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ مئی ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار تنخواہ پر ہے جو بصورت فوجی ملازمت مجھے ۱۰۲/۲۵ روپے ملتی ہے میں اپنی اس ماہوار تنخواہ کا دسواں حصہ باقاعدہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ لہٰذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کردی ہے تاکہ سند رہے۔

میری یہ وصیت ۶۵/۵/۱ سے نافذ فرمائی جاوے (شرح اول ۵۰-۳ روپے)

العبد:- بشیر احمد حفیظ ساکن قلعہ صوبا سنگھ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔ حال ای فیلڈ کمپنی انجینئرز بٹالین۔

گواہ شد:- منظور احمد امیر جماعت احمدیہ ساکن پوہلہ مہاراں ڈاک خانہ چندر کے جٹاں براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد:- چوہدری فضل الرحمٰن ساکن پوہلہ مہاراں ڈاک خانہ چندر کے جٹاں۔ براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۱۸۷۳۰

میں پروین اختر زوجہ بشیر احمد قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نبی سر روڈ ڈاک خانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۱۱/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔

(۱) حق مہر مبلغ چھ صد روپے جو بذمہ خاوند ہے
(۲) میرا زیور حسب ذیل ہے:-

طلائی کڑے وزنی ۲ تولہ
طلائی کانٹے وزنی ۱ تولہ
طلائی ہار وزنی ۲ تولہ
طلائی ٹاپس وزنی ۱ تولہ
طلائی انگوٹھیاں ۲ عدد ۱ تولہ

کل وزنی ۷ تولے بحساب -/۱۲۵ روپے فی تولہ کل مالیت -/۸۷۵ روپے

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور کی جائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

(شرح اول -/۲ روپے)

الامتہ:- پروین اختر۔

گواہ شد:- خاوند موصیہ بشیر احمد بھٹی کریانہ مرچنٹ نبی سر روڈ۔

گواہ شد:- محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر۔

مسل نمبر ۱۸۷۳۱

میں مریم بی بی زوجہ چوہدری غلام قادر صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی ساکن چک ۳۶۷ ج-ب جلیانوالہ۔ ڈاک خانہ خاص براستہ گوجرہ ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۱/۳۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر مبلغ بتیس روپے جو خاوند سے وصول کرچکی ہوں۔

(۲) بالیاں طلائی وزنی تولہ قیمتی اندازاً مبلغ یک صد بیس روپے۔

(۳) نہری زمین چار کنال واقع چک ۳۶۷ ج-ب جلیانوالہ ضلع لائل پور۔ مالیتی اندازاً پندرہ صد روپیہ۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنی مذکورہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر اس کے بعد کوئی مزید جائداد پیدا کروں۔ یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نیز میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: نشان انگوٹھا مریم بی بی اہلیہ چوہدری غلام قادر۔ چک نمبر ۳۶۷ ج-ب جلیانوالہ۔ ضلع لائل پور

گواہ شد: محمد صادق نیٹ انسپکٹر وصایا دفتر وصیت ۶۶/۱/۳۰

گواہ شد: محمد امین شاہ معلم اصلاح و ارشاد۔ حلقہ کھوکھروالی چک ۳۱۲ ج-ب۔ ضلع لائل پور۔

مسل نمبر ۱۸۷۳۲

میں محمود احمد ولد حکیم محمد صدیق قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی ساکن میانی ڈاک خانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۱/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد ڈیڑھ صد (-/۱۵۰) روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد بعد میں پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی وصیت تاریخ تحریر ۶۶/۱/۱ سے منظور فرمائی جائے۔

(شرح اول ۵۰-۱ روپیہ)

العبد:- محمود احمد ولد حکیم محمد صدیق صاحب۔ میانی۔ ضلع سرگودھا

گواہ شد:- محمد سعید انسپکٹر بیت المال وصیت نمبر ۶۲۲۹

گواہ شد:- محمد خلیل الرحمٰن سیکرٹری مال جماعت احمدیہ میانی گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا۔

اعلان

خاکسار نے پائلز کیور (PILES CURE) کے چند کیپسول استعمال کئے اور مجھے

بواسیر

کی تکلیف سے آرام آگیا۔ واقعی بہت زود اثر ہے

یہ رپورٹ خواجہ سلطان محمود صاحب مدینہ کالونی والٹن ٹریننگ سکول لاہور کینٹ کی ہے۔

بواسیر خونی و بادی کے لئے "پائلز کیور" اکسیر ہے۔ بواسیر کی چار طاقتوں خوراکیں مکمل کورس پانچ روپے اور بذریعہ وی پی -/۵۰/۱۱ روپے میں طلب فرمائیں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی ۳۵ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ گول بازار۔ ربوہ۔

اریگیشن موونگ ٹریننگ سکول ایس۔ پی۔ او۔ واپڈا۔ جام شورو حیدرآباد میں

داخلہ

کورس ایک سال۔

(۱) مکینکس (۲) آٹو الیکٹریشنز
(۳) ڈریگ لائن آپریٹرز (۴) ٹریکٹر آپریٹرز

کلاسز کا اجراء ۶۷/۷/۱ سے۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر مع نقول سرٹیفکیٹس وغیرہ فارم سکول کے دفتر سے اپنے پتہ کا لفافہ بھیج کر یا اصالتاً۔

شرائط: میٹرک۔ عمر ۱۸ سال سے زائد صحت مند۔ انٹرویو کے لئے اپنے خرچ پر حاضر ہونا ہوگا۔ منتخب امیدواروں کو ۷۵ روپے ماہوار وظیفہ ملے گا

ایک سال کی ملازمت کا معاہدہ کرنا ہوگا۔

درخواست بنام پرنسپل صاحب سکول ۶۷/۶/۱۵ تک

(پ-ٹ ۶۷/۶/۲۵)

(نظارت تعلیم ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

عباد الرحمٰن بننے کیلئے مسلمانوں کا گانے بجانے کی مجالس سے اجتناب ضروری ہے

ان کا فرض ہے کہ وہ خدائے واحد سے لو لگائیں اگر وہ ایسا کریں گے تو کامیاب ہو جائیں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ (سورۃ الفرقان آیت ۷۳) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"زُوْر کے ایک معنے مَجْلِسُ الْغِنَاءِ یعنی گانے بجانے کی مجلس کے ہیں۔ اس لحاظ سے اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ رحمٰن کے بندے گانے بجانے کی مجلس میں نہیں جاتے تاکہ اس کے بُرے اثرات سے وہ محفوظ رہیں اور خدا تعالےٰ سے غافل ہو کر ہوا و ہوس کے پیچھے نہ چل پڑیں اسی بنا پر میں نے اپنی جماعت کو یہ ہدایت کی ہے کہ وہ سینما نہ دیکھا کرے۔ کیونکہ اس میں بھی گانا بجانا ہوتا ہے جو انسانی قلب کو خدا تعالےٰ کی طرف سے غافل کر دیتا ہے پہلے یہ چیز تھیٹر میں ہوا کرتی تھی لیکن جب سے ٹاکی نکل آئی ہے سینما میں بھی یہ چیزیں آگئی ہیں۔ بلکہ تھیٹر سے زیادہ وسیع پیمانہ پر آئی ہیں۔ کیونکہ تھیٹر کا صرف ایک شو ہوتا تھا۔ جس میں بڑے بڑے ماہر فن گویوں کو بلانا بہت لمبے اخراجات کا متقاضی ہوتا تھا جس کو وہ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ اور پھر ایک شو صرف ایک جگہ ہی دکھایا جا سکتا تھا۔ مگر اب ایک شو سے ہزاروں فلمیں تیار کر کے سارے ملک میں پھیلا دی جاتی ہیں اور بڑے بڑے ماہر فن گویوں اور موسیقاروں کو لایا جاتا ہے۔ اس لئے تھیٹر سے سینما کا ضرر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ گانا بجانا اور باجے وغیرہ یہ سب شیطان کے ہتھیار ہیں۔ جن سے وہ لوگوں کو بہکاتا ہے مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اللہ تعالےٰ کی اس واضح ہدایت کو بھلا دیا۔ اور وہ اپنی طاقت کے زمانہ میں رنگ رلیوں میں مشغول ہو گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آخر انہیں اپنی حکومت سے ہاتھ دھونا پڑا۔ خلافت عباسیہ تباہ ہوئی تو محض گانے بجانے کی وجہ سے۔ ہلاکو خان اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ منزلوں پر منزلیں طے کرتا ہوا بغداد کی طرف بڑھتا چلا آرہا تھا اور معتصم باللہ ناچ گانے میں مشغول تھا اور بار بار کہتا تھا کہ گانے والیوں کو بلاؤ۔ بغداد پر کوئی حملہ نہیں کر سکتا۔ جو حملہ کرے گا وہ خود تباہ ہو جائے گا۔ لیکن ہلاکو خان نے پہنچتے ہی سب سے پہلے بادشاہ کو قتل کروا دیا پھر اس کے ولی عہد کو قتل کیا اور پھر بغداد پر حملہ کر کے اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ اور اٹھارہ لاکھ آدمی قتل کر دیئے۔ اسی طرح مغلیہ حکومت کی تباہی بھی گانے بجانے کی وجہ سے ہی ہوئی۔ محمد شاہ رنگیلے کو رنگیلا اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ گانے بجانے کا بہت شوقین تھا۔ بہادر شاہ جو ہندوستان کا آخری مغل بادشاہ تھا وہ بھی اسی گانے بجانے کی وجہ سے تباہ ہوا۔ انگریزوں کی فوجیں کلکتہ سے بڑھ رہی تھیں۔ الٰہ آباد سے بڑھ رہی تھیں۔ کانپور سے بڑھ رہی تھیں۔ میرٹھ سے بڑھ رہی تھیں سہارنپور سے بڑھ رہی تھیں اور بادشاہ کے دربار میں گانا بجانا ہو رہا تھا آخر انگریزوں نے اس کے بارہ بیٹوں کے سر کاٹ کر اور خوان میں لگا کر اس کی طرف بھیجے اور کہا کہ یہ آپ کا تحفہ ہے۔ اندلس کی حکومت بھی گانے بجانے کی وجہ سے تباہ ہوئی۔ مصر کی حکومت بھی گانے بجانے کی وجہ سے تباہ ہوئی۔ مصر پر جب صلاح الدین ایوبی نے حملہ کیا تو فاطمی بادشاہ اس وقت گانے بجانے میں ہی مشغول تھا مگر اتنی بڑی تباہی دیکھنے کے باوجود مسلمانوں کو اب بھی یہی شوق ہے کہ سینما دیکھیں اور گانا بجانا سنیں۔ اور وہ اپنی تاریخ سے کوئی عبرت حاصل نہیں کرتے حالانکہ قرآن کریم نے وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ میں بتا دیا ہے کہ اگر مسلمان عباد الرحمٰن بننا چاہتے ہیں تو ان کا اولین فرض ہے کہ وہ گانے بجانے کی مجالس کو ترک کریں اور خدائے واحد سے لو لگائیں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو کامیاب ہو جائیں گے اور اگر نہیں کریں گے تو اس کے تباہ کن نتائج سے وہ محفوظ نہیں رہ سکیں گے۔"

(تفسیر کبیر۔ جلد ۵ حصہ ۲۔ صفحہ ۱۱۷۱)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ!

قاہرہ: ۳۱ رمئی۔ امریکہ کے ایک جہاز نے کل رات خلیج عقبہ کی ناکہ بندی توڑنے کی کوشش کی لیکن عرب جمہوریہ کے جنگی جہازوں نے اس کوشش کو ناکام بنا دیا۔ انہوں نے گولی چلا کر امریکی جہاز کو خبردار کیا کہ وہ آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرے ورنہ اسے سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس کے ساتھ ہی شارم الشیخ کے مورچوں سے عرب جمہوریہ کے توپ خانے نے بھی جہاز کو خبردار کرنے کے لئے گولے پھینکے اور فوجیوں نے سرچ لائٹ پھینک کر جہاز کے امریکی کپتان کو متنبہ کیا۔ انہوں نے چیخ کر کہا کہ اگر انتباہ کو نظر انداز کیا گیا تو جہاز کو تباہ کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد جہاز نے اپنا رخ بدلا اور بحیرہ روم کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس جہاز پر لائبیریا کا پرچم لہرا رہا تھا۔

ایجنسی فرانس پریس نے انقرہ کے با خبر حلقوں کے حوالے سے بتایا ہے کہ روس کے دس جنگی جہاز جون کے پہلے ہفتے میں بحیرہ اسود سے بحیرہ روم میں داخل ہو جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ روس نے ترکی حکومت کو بتایا ہے کہ اس کے جنگی جہاز درۂ دانیال اور آبنائے باسفورس سے گزرنا چاہتے ہیں ان جہازوں کی تعداد پندرہ ہوگی۔ جن میں سے پانچ مال بردار ہوں گے۔ اس وقت بحیرہ روم میں روس کی پولارس میزائلوں سے لیس متعدد آبدوزیں بھی موجود ہیں۔ بحری کا بیڑے کے جہاز ان کے ساتھ آملیں گے۔

روزنامہ الاہرام نے آج صفحہ اوّل پر شہ سرخی سے یہ خبر شائع کی ہے کہ اسرائیل کی مدد کے لئے امریکہ نے اپنے فوجی دستے روانہ کر دیئے ہیں یہ فوجی دستے سمندر کے راستے جلد ہی پہنچ جائیں گے۔ مزید برآں لیبیا میں امریکی فوجی اڈہ پر پچھلے چار دنوں سے اسلحہ کا ذخیرہ کیا جا رہا ہے

● قاہرہ ۳۱ رمئی۔ اردن کے شاہ حسین اچانک کل صبح قاہرہ پہنچ گئے انہوں نے صدر ناصر سے مشرق وسطیٰ کی صورت حال اسرائیل کے جارحانہ عزائم اور ریشہ دوانیاں اور عربوں کی جانب سے ان عزائم کا منہ توڑ جواب دینے کے سوال پر بات چیت کی۔ اس کے تھوڑی دیر بعد اردن اور متحدہ عرب جمہوریہ کے درمیان ایک دفاعی سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے۔

● راولپنڈی ۳۱ رمئی۔ وزیر خارجہ شریف الدین پیرزادہ نے کل قومی اسمبلی میں بتایا کہ بھارت کے وزیر خارجہ مسٹر چھاگلہ نے پاکستان پر اسرائیل سے تجارت کرنے کا جو الزام لگایا تھا اس کے خلاف پاکستان نے بھارتی حکومت سے سخت احتجاج کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہمارے خلاف شرانگیز پراپیگنڈہ ہے اور اعلان تاشقند کی کھلی خلاف ورزی ہے وزیر خارجہ نے کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ بھارت اسرائیل سے اپنے بڑھتے ہوئے تعلقات پر پردہ ڈالنے کے لئے اس قسم کے بے بنیاد الزام تراش رہا ہے

میاں اللہ بخش صاحب جوہری کی وفات

میرے بھائی میاں اللہ بخش صاحب جوہری جگر میں کینسر کے عارضہ سے بیمار تھے مورخہ ۶۷/۵/۲۲ صبح پانچ بجے سول ہسپتال راولپنڈی میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے بڑے لڑکے ان کی میت بذریعہ ٹرک ربوہ لائے بعد نماز ظہر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر نعش کو وہاں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری نے دعا فرمائی۔

احباب اور بزرگان سلسلہ سے التماس ہے کہ براہ کرم دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کی دوسری بیوی سے جو کمسن اولاد ہے اس کا خود کفیل ہو۔ آمین

(خاکسار محمد عبد اللہ صراف سیالکوٹ شہر)

درخواست دعا

مکرم عبد الغنی صاحب رشدی راولپنڈی کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ مورخہ ۲۸ رمئی کو انہیں دل کا شدید دورہ ہوا ہے۔ اور آپ آج کل بغرض علاج ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے فضل و رحم سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴